س: دورِ حاضر میں مسلم امہ کو کن مسائل کا سامنا ہے؟ اور اسلامی تعلیمات سے انکا حل بتائیں۔

ج: مسلم امہ کو دینِ اسلام کی جانب سے زندگی کے ہر پہلو خواہ وہ دینی ہو یا دنیاوی آسانی دی گئی ہیں مسائل کے حل بھی با آسانی دستیاب ہے۔ آج کے دور میں مسلم اُمت کو بہت سارے مسائل کا سامنا ہے۔ جن میں سے ہر مسئلے کو ذیل میں نمایاں کیا جائے گا اور ان کا حل بھی پیش کریں گے۔

مسلم اُمہ کے مسائل اور ان کا حل:

۱: مذاہب باطلہ کی کوشش:

اسلام کے خلاف دنیا کے دیگر تمام مذاہب مثلاً یہودیت، عیسائیت، ہندومت، بدھ مت، کمیونزم، سوشلزم، دہریت اور مجوسیت وغیرہ کی ہر وقت یہ کوشش ہے کہ اسلام اور اسکی خوبصورت تعلیمات کو دبا دیا جائے۔ چنانچہ اس سلسلہ میں ان تمام مذاہب کے "گڈ ٹرپ" اپنی کوششیں کر رہے ہیں۔ یہ صورتحال اسلام اور اہلِ اسلام کے لئے ایک نہایت تشویش ناک مسئلہ ہے۔

حل:

مذاہب باطلہ کی کوششوں کے آگے بند باندھنے کے لئے ہمارے لئے ضروری ہے کہ ہم علوم اسلامیہ کی زیادہ سے زیادہ ترویج و اشاعت کریں اور ان باطل مذاہب کی تعلیمات سے اسلامی تعلیمات کا موازنہ عوام میں

پیش کر کے یہ واضح کریں کہ اسلام ہی صحیح اور سچا مذہب ہے۔ ہمیں اسلام کے دفاع کے لئے کچھ اچھے مناظر بھی پیدا کرنے ہونگے۔ جس طرح کہ موجودہ دور میں احمد دیدات عیسائیت کے مقابلہ میں اسلام کے ایک بہت بڑے مناظر ہیں اور انہوں نے اس سلسلہ میں بہت سے خدمات سرانجام دی ہیں۔

2. اندرونی فرقہ واریت:

غیر مذاہب کی اسلام کے خلاف کوششوں کے علاوہ موجودہ دور میں مسلمانوں کی اندرونی فرقہ واریت بھی ایک بہت بڑا مسئلہ ہے۔ ہر مسلک اپنے آپ کو حق پر سمجھتا ہے لیکن لیکن ہر مسلک کا اپنے آپ کو حق پر سمجھنا تو کوئی تشویش ناک بات نہیں، یہ تو ہر مسلک کا حق ہے، اصل تشویش کی بات تو یہ ہے کہ ہر مسلک دیگر تمام مسالک کو مکمل طور پر باطل قرار دیتا ہے۔ اس طرح سے آپس میں اختلافات رونما ہوتے ہیں۔

حل:

اندرونی فرقہ واریت کے خاتمہ کے لئے ضروری ہے کہ اتحاد و یگانگت کے درس کو زیادہ سے زیادہ عام کیا جائے۔ توحید و سنت ایک ایسا پلیٹ فارم ہے کہ جو اسلام کی بنیاد ہے۔ کلمہ طیبہ کے دو حصے توحید اور سنت نبوی کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔ اس پلیٹ فارم پر تمام فرقوں کو جمع کیا جانا چاہیے۔

3. غیر مسلم ممالک کی سرگرمیاں:

دورِ جدید میں امت ایک اور بڑے مسئلہ سے دوچار ہے

اور وہ مسئلہ یہ ہے کہ مسلمان ہر جگہ پس رہا ہے۔ غیر مسلم ممالک اپنی مسلم آبادی کو بھی پرسکون نہیں رہنے دیتے اور وہ مسلم ممالک کو بھی آنکھیں دکھاتے ہیں۔ بھارت کے اپنی مسلم آبادی پر مظالم اسکی واضح مثال ہے۔ علاوہ ازیں بوسنیا، فلسطین، افغانستان، عراق اور کئی دوسرے مسلم علاقے غیر مسلم ممالک کی زد میں ہیں۔

حل:
غیر مسلم ممالک کی ان سرگرمیوں کا واحد علاج جہاد ہے۔ تمام مسلم ممالک کو ایک مشترکہ فوجی قوت تشکیل دینی چاہیے اور ہر اس مسلم ملک کی معاونت کرنی چاہیے کہ جو غیر مسلم ممالک کے نشانہ پر ہے۔ نیز جو جہد آزادی میں مصروف ہر مسلمان مجاہد کی معاونت کرنی چاہیے۔

۷۔ مسلم ممالک کے آپس کے اختلافات:
غیر مسلم ممالک تو مسلمانوں کے دشمن ہیں ہی لیکن بعض مسلم ممالک کی بھی آپس میں چپقلش اور عداوت ہے۔ عراق کا کویت پر حملہ اسکی واضح مثال ہے۔

حل:
آپس کی مخالفتوں کے حل کے لئے اسلامی ممالک کو ایک مشترکہ ثالثی ادارہ تشکیل دینا چاہیے جو آپس کے کسی بھی قسم کے اختلافات کا فیصلہ کرے۔ اسلامی سربراہی کانفرنسوں میں بھی اس مسئلہ پر غور ہونا چاہیے اور آپس کی کدورتیں اور رنجشیں ختم کرنے کی کوشش ہونی چاہیے۔

۵. علاقائیت، رنگ و نسل اور لسانی اختلافات:

علاقائیت، رنگ و نسل اور لسانی اختلافات بھی جدید دور میں امت مسلمہ کے لئے ایک بہت بڑا مسئلہ ہیں۔ مختلف مسلم ممالک مختلف براعظموں میں واقع ہیں اور ان کی آبادیوں میں آپس میں رنگ و نسل کا بھی اختلاف ہے۔ اسی طرح مسلم ممالک میں بہت ساری زبانیں رائج ہیں جس سے لسانی اختلافات جنم لیتے ہیں۔

حل:

علاقائیت، رنگ و نسل اور لسانی اختلافات جیسے مسائل کا حل یہ ہے کہ اسلام کے صحیح تصور امت کی ترویج و اشاعت کی جائے اور مسلم ممالک کی عوام کو آگاہ کیا جائے کہ علاقے، رنگ و نسل اور زبان کے اختلافات کی اسلام کی نظر میں کوئی حقیقت نہیں ہے۔ اسلام کی نظر میں ہر مسلمان خواہ وہ کسی بھی علاقے کا رہنے والا ہو، کسی بھی رنگ و نسل سے تعلق رکھتا ہو اور کوئی بھی زبان بولتا ہو، وہ بہر حال امت مسلمہ میں داخل ہے اور اسلام کی نظر میں اسکی حیثیت نہ دوسرے مسلمانوں سے کم ہے اور نہ زیادہ، بلکہ وہ اسلام کی نظر میں باقی مسلمانوں ہی کے برابر ہے۔ ایک مشترکہ زبان کے طور پر عربی کو رواج دیا جا سکتا ہے کیونکہ قرآن حکیم کی زبان ہونے کے لحاظ سے اس پر سب کا اتفاق ممکن ہے۔

۶. معاشی عدم استحکام:

اکثر مسلم ممالک میں غربت و افلاس عام ہے۔ موجودہ دور میں یہ بھی امت مسلمہ کے لئے ایک بہت بڑا مسئلہ ہے۔ علاوہ ازیں مسلم ممالک کا آپس کا معاشی ثقافت بھی وحدت

اسلامی کی راہ میں رکاوٹ بنتا ہے کیونکہ امیر ممالک کا خیال ہوتا ہے کہ غریب ممالک کے ساتھ وحدت قائم کرنے سے ہمیں معاشی طور پر نقصان ہوگا۔

حل:

معاشی عدم استحکام اور معاشی تفاوت کے خاتمہ کے لیے ضروری ہے کہ مسلم ممالک اور خصوصاً غریب مسلم ممالک کو خودکفالت کی ترغیب دی جائے اور محنت کا درس دیا جائے۔ آپس میں تعاون کی فضا قائم کرنا بھی اس سلسلہ میں معاون ہوگا۔ نظام زکوٰۃ کو وسیع پیمانے پر مؤثر بنانے سے بھی معاشی عدم استحکام اور معاشی تفاوت کا خاتمہ ممکن ہے۔ مسلم ممالک کی مشترکہ تجارتی منڈی اور مشترکہ بنک بھی اس سلسلہ میں اہم اقدام ہو سکتے ہیں۔

6. صنعتی بدحالی:

مجموعی لحاظ سے تقریباً تمام مسلم ممالک ہی صنعتی ترقی میں بہت پیچھے ہیں۔ ممالک کے آپس میں کشیدہ تعلقات کی وجہ سے صنعتی بدحالی بالکل عام ہو چکی ہے جس کی وجہ سے ملک ترقی کرنے سے قاصر ہے۔ یہ مسئلہ بھی اُمتِ مسلمہ کے لئے نہایت سنگین ہے۔

حل:

مسلم ممالک کی مشترکہ تجارتی منڈی کا قیام اس سلسلہ میں بہت مفید ہو سکتا ہے۔ آپس کی تجارت سے زرِ مبادلہ کی آپس میں ہی نقل ہوگی

اور اس سے ہر مسلم ملک صنعت کی طرف توجہ دے گا۔ صنعتی تعلیم کو عام کرنا بھی نہایت ضروری ہے اور صنعت کے شعبہ میں مسلم ممالک کا ایک دوسرے سے تعاون کرنا بھی ضروری ہے۔

8۔ سائنسی زوال:

ایک دور میں سائنسی علوم میں مسلمان غیر مسلم دنیا کے پیشوا رہے ہیں اور ان کے سائنسی کارناموں پر دنیا حیرت میں گم تھی، لیکن موجودہ دور میں مسلم ممالک سائنسی دوڑ میں یورپ سے بہت پیچھے چلے گئے ہیں۔

حل:

موجودہ سائنسی زوال کے حل کے لئے ضروری ہے کہ مسلم ممالک میں سائنسی تعلیم کو عام کیا جائے۔ نیز اسلاف کے سائنسی کارناموں کو یاد دلا کر مسلم عوام میں شوق پیدا کیا جائے۔ مسلم ممالک کی مشترکہ سائنسی کمیٹی کا قیام بھی اس سلسلہ میں بہت مفید ثابت ہو گا۔ علاوہ ازیں تمام مسلم ممالک کو یہ بھی چاہیے کہ اپنی عوام کو سائنسی تعلیم اور تجربات کی زیادہ سے زیادہ سہولتیں بہم پہنچائیں۔

9۔ خانہ جنگی:

خانہ جنگی ممالک میں پائی جاتی ہے۔ خانہ جنگی فرقہ واریت، صنعتی بدحالی، غیر مؤثر تعلیم، کاروبار اور دیگر مسائل کی وجہ سے ہوتی ہے۔ مختلف مسلم ممالک کی

اندرونی خانہ جنگی اور سیاسی رسہ کشی بھی موجودہ دور میں امت مسلم کے لئے ایک بہت بڑا مسئلہ بن چکی ہے۔

حل:
اندرونی خلفشار، خانہ جنگی اور سیاسی رسہ کشی کے خاتمہ کے لئے منفی سیاست کے رجحان کو ختم کرنے کی ضرورت ہے۔ جب سیاست مثبت انداز میں ہوگی تو اس قسم کی فضا پیدا نہیں ہوگی۔

10. غیر مسلم معاشرہ کے اثرات:
غیر مسلم معاشرہ کے اہلِ اسلام پر اثرات کی وجہ سے فحاشی و عریانی کا ایک سیلاب امڈ آیا ہے۔ ہر برے کام میں مغرب کی تقلید کو اسلامی ممالک کی عوام نے شعار بنا لیا ہے۔ اس صورتحال کی وجہ سے مذہب سے بیگانگی اور بے راہ روی کا خطرناک رجحان عام ہو رہا ہے۔

حل:
مغرب کی اندھی تقلید درحقیقت ایک غلامانہ سوچ کا نتیجہ ہے۔ اس غلامانہ سوچ کو ختم کیا جانا چاہیے اور اسلامی روایات کی ترویج و اشاعت کی جانی چاہیے۔

11. تجدید دین کی غیر دینی کوششیں:
دورِ جدید میں امت مسلمہ کے لئے ایک

بہت بڑا مسئلہ یہ بھی ہے کہ تجدید دین کے نام سے مختلف تجدید دین پیدا ہو رہے ہیں جو اپنی اپنی سوچ کے مطابق دین کی راہیں متعین کر رہے ہیں۔ اس طرح سے تجدید دین کے نام سے ہونے والی اکثر کوششیں غیر دینی ہیں اور نئے فتنوں کا موجب ہیں۔

حل:

تجدید دین کی ان غیر دینی کوششوں کے مضر اثرات سے بچنے کے لئے صحیح اسلامی تعلیمات کو عام کرنے کی ضرورت ہے۔ عوام میں صحیح اسلامی تعلیمات کو اگر اچھی طرح سے متعارف کرا دیا جائے تو عوام اس قسم کی غیر دینی کوششوں سے محفوظ رہ سکتے ہیں۔